السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز قصر کے متعلق وضاحت

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سسرالی یا قریبی متعلقین میں پہنچنے کے بعد اگر دونوں مقاموں کے درمیان مسافت قصر متحقق ہے اور مدت قصر (مع اختلاف الاقوال) سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں، تو وہاں جانے والا شرعاً مقیم نہیں ہے۔ بلکہ مسافر ہی ہے، اس لیے اس کو وہاں قصر کرنا چاہیے۔ یا اسے قصر کرنے کی اجازت ہے اور تمام ضروری نہیں ہے۔ سسرال یا قریبی رشتہ داروں کا یہ وطن جانے والے کے حق میں نہ تو اصلی وطن ہے نہ وطن الاقامہ۔ (آپ کا اصلی وطن مبارکپور ہے اور وطن الاقامہ علی گڑھ)۔

کے منی میں اتمام صلوۃ کی بہت سی وجہیں بین کی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''إنی تأملت بمکة منذ قدمت، وإنی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: من تأمل فی بلد، فیصل حضرت عثمان صلوة المقیم (فتح الباری 2/664) لیکن إسناد ہذا الحدیث ضعیف جب بنیاد کمزور ہے، تو اس سے استنباط کردہ مسئلہ بھی کمزور ہوگا۔

ثانیاً: سسرال میں جانے یا قریبی رشتہ داروں کے یہاں جانے پر تأمل فی بلد نہیں صادق آتا۔ پاکستان ہجرت کر جانے کے بعد جب کہ ہند میں اسکو قانوناً اقامت و سکونت پذیر ہونے کی اجازت نہ ہو اور میعاد مقررہ تک ہی ٹھہر سکتا ہے، تو پاکستان کے جس شہر میں وہ رہنے لگا ہو، تو وہی اس کا وطن اصلی ہوگیا اور ہند میں اس کا سابق وطن، وطن نہیں رہ گیا۔ وہ وطن اصلی وہ وطن الاقامت۔ اب ماں باپ وغیرہ سے ملنے کے لیے چند دن (مدت قصر) کے واسطے سابق وطن میں آئے تو اس کو قصر ہی کرنا چاہیے یا اسے قصر کرنے کی اجازت ہے۔ اتمام صلوۃ ضروری نہیں۔ کیوں کہ وہ اب مسافر ہی ہے۔ واللہ اعلم۔ (مکاتیب شیخ رحمانی بنام مولانا محمد امین اثری ص: 66 65)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 268

محدث فتویٰ